خطبہ جمعہ

بعنوان

نادار اور کمزور لوگوں سے رحیمانہ سلوک

سلسلة منبر الحکمة

402

بتاریخ: 01 ماہِ مارچ 2024ء
بمطابق: ١٩ شعبان ، ١٤٤٥ ھج

به اهتمام

الحکمة انٹرنیشنل

E785 بلاک، جوہر ٹاؤن، نزد اللہ ہو چوک، لاہور، پاکستان

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اھم نکات

① ...... دین کا کام کرنے والے مبارک لوگ

② ...... نادار لوگوں کے حق کی خصوصی رعایت

③ ...... مدد کیوں نہیں اتر رہی؟

④ ...... اصحاب الصفہ کی فضیلت اور نصرت الٰہی کی بشارت

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، فَمَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمَّا بَعْدُ!

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ❁ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا﴾ [النساء:75]

﴿لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾ [البقرة:273]

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ [الحشر:18]

تمہید

آج امت مسلمہ کسمپرسی، لاچارگی اور مظلومیت کی تصویر بنی ہوئی ہے، خون مسلم ارزاں ہے، گاجر مولی کی طرح کٹ رہے ہیں تو کہیں بھوک وافلاس نے انھیں تڑپا رکھا ہے۔ امت کے اس حال کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی مدد آپ کے تحت اپنے بھائیوں کے خیر خواہ بنیں، ان کے بہتے لہو پر مرہم رکھیں اور جہاں بھی کوئی مسلمان کسی بھی طرح سے ہماری مدد کا محتاج ہے، اس کی مدد میں دامے درمے قدمے اور سخنے، الغرض ہر طرح سے کوشش کریں۔

دنیا دار العمل اور آخرت دارالجزاء ہے، دنیا ایک گزرگاہ اور مسافر خانہ ہے، جب کہ آخرت جائے قرار اور ہمیشہ کی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

جگہ ہے، لہٰذا ہمیں اخروی زندگی کے لیے خوب زادِ راہ اکٹھا کرنا چاہیے۔ اس لیے بھی کہ جانے والے جا چکے اور عنقریب ہم نے بھی چلے جانا ہے، جس طرح سب سے پہلے جانے والوں نے اپنا اہل، مال، گھر بار چھوڑا، اسی طرح ہم میں سے ہر ایک نے بھی سب چھوڑ جانا ہے، باقی وہی رہے گا جو اخلاص اور اطاعت کے جذبے سے نیک اعمال کیے ہوں گے۔

پھر ہر ایک اپنے نامہ عمل کے مطابق جزا و سزا پائے گا، حساب بھی اسی کے مطابق ہوگا، لہٰذا اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی پیشی سے پہلے سوالوں کے جواب تیاری کر لیں۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَّاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾ [الحشر:18]

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو، یقیناً اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے جو تم کر رہے ہو۔''

آیت کریمہ کا تفسیری مفہوم:

دنیا میں نعمتوں کی خوشی میں ہمیں ہرگز بھی آخرت کی تیاری کو نہیں بھولنا چاہیے۔ گناہ، فسق و فجور اور ظلم و ستم میں مبتلا افراد کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی روش پر نادم ہوں اور آنے والے وقت کی فکر کریں۔

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام وعدے سچے ہیں، ہمیں نیک اعمال کے لیے خوب محنت کرنی چاہیے، اور نیکیوں میں سبقت کی کوشش کرنی چاہیے، اس لیے کہ جس چیز کا وعدہ کیا گیا ہے، وہ جلد ہی وہ پورا ہونے والا ہے۔

دین کا کام کرنے والے مبارک لوگ

......دعوت دین کا کام کرنے والے معاشرے پر بوجھ نہیں:

دینی مدارس کے طلبہ، اساتذہ، دعوت دین کا کام کرنے والے داعی حضرات اور علماء کرام، جن کا کوئی کاروبار نہیں ہوتا، انھوں نے اپنے آپ کو دین کے لیے روک رکھا ہوتا ہے، سوسائٹی پر حق ہے کہ وہ اپنے ذمہ کا کام نہیں کر سکتے تو ان لوگوں کی مدد کریں، ان کے دست بازو بنیں، ان سے محبت کریں، ان کی نصرت و حمایت کریں۔

عام طور پر لوگ اس کو کام چوری اور سستی سے تعبیر کرتے ہیں، اس سلسلے میں ایک حدیث یاد رکھیں۔

جامع ترمذی میں ہے کہ ایک صحابی نے اپنے بھائی کی شکایت نبی کریم ﷺ کی جو علم حاصل کرتا تھا، لیکن کام کاج میں ہاتھ نہیں بٹاتا تھا، تو آپ ﷺ نے کیا فرمایا:

((لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ))

''شاید تجھے اسی کی وجہ سے روزی ملتی ہو۔''

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

[صحیح] سنن الترمذی: 2345

......شرح الحدیث:

اس حدیث میں محنت مزدوری کرنے والے بھائی نے یہ شکایت کی کہ یہ کمانے میں میرا تعاون نہیں کرتا اور میرے ساتھ کھاتا ہے، اس پر آپ ﷺ نے شکایت کرنے والے کی یہ فہمائش کی کہ وہ علم دین سیکھنے کے لیے میرے پاس رہتا ہے، اس لیے یہ سمجھو کہ تم کو جو تمہاری کمائی سے روزی ملتی ہے اس میں اس کی برکت بھی شامل ہے۔

اس لیے تم گھمنڈ میں مت مبتلا ہو جاو، واضح رہے کہ دوسرا بھائی یونہی بے کار نہیں بیٹھا رہتا تھا، یا یونہی کام چوری نہیں کرتا تھا، علم دین کی تحصیل میں مشغول رہتا تھا، اس لیے اس حدیث سے بے کاری اور کام چوری کی دلیل نہیں نکالی جا سکتی، بلکہ اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ اللہ کے راستہ میں لگنے والوں کی تائید اور معاونت دیگر اہل خانہ کیا کریں۔

انھی لوگوں کی حمایت میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾ [البقرۃ:273]

''صدقات کے مستحق صرف وہ غربا ہیں جو اللہ کی راہ میں روک دیئے گئے، جو ملک میں چل پھر نہیں سکتے۔ نادان لوگ ان کی بےسوالی کی وجہ سے انہیں مالدار خیال کرتے ہیں، آپ ان کے چہرے دیکھ کر قیافہ سے انہیں پہچان لیں گے وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے۔ تم جو کچھ مال خرچ کرو تو اللہ تعالیٰ اس کا جاننے والا ہے۔''

......آیت کا تفسیری مفہوم:

اس آیت کریمہ کی روشنی میں ہمیں چاہیے کہ پیشہ ور گداگروں کی بجائے، مہاجرین، دین کے طلبا، علماء کرام اور سفید پوش ضرورت مندوں کا پتہ چلا کر ان کی امداد کریں، جو سوال کرنے سے گریز کرتے ہیں، کیوں کہ دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانا، انسان کی عزت نفس اور خودداری کے خلاف ہے۔

......کمزور اور نادار لوگ، رزق و مدد کا باعث ہیں:

نادار، کمزور، فقراء اور دین کے لیے وقف لوگوں کی دعا کی وجہ سے دشمن کے خلاف مدد ملتی ہے، اللہ کی مدد صرف عسکری قوت سے نہیں بلکہ اصل توکل علیٰ اللہ، الحاح زاری اور دعا کرنے میں نہایت گریہ زاری کرنے سے نصرتِ الٰہی نازل ہوتی ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

نادار اور ضعفاء لوگ دعا کرتے وقت اخلاص میں بہت سخت ہوتے ہیں اور عبادت میں ان کا خشوع زیادہ ہوتا ہے اور ان کے دل دنیاوی زیب و زینت سے پاک ہوتے ہیں۔ اس لیے ضعیف لوگوں سے دعا کرانا بہت ہی موجب برکت ہے۔

اگر آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں رزق میں فراخی دے رکھی ہے تو اس کی ایک بنیادی وجہ ہمارے ضعیف و نادار مسلمان بھائی ہیں، اس لیے ہم پر لازم ہیں کہ ان کے غم خوار بنیں اور مقدور بھر ان کی نصرت وحمایت میں اپنا کردار ادا کریں۔

آیئے! ہم اپنے ان بھائیوں کا درد بانٹیں، جس کے بارے میں نبی رحمت ﷺ نے فرمایا:

((هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ))

''تم لوگ صرف اپنے کمزور معذور لوگوں کی دعاوں کے نتیجہ میں اللہ کی طرف سے مدد پہنچائے جاتے ہو اور ان ہی کی دعاوں سے رزق دیئے جاتے ہیں۔''

صحيح البخاری: 2896

......صفوں پر بیٹھ کر قال اللہ وقال الرسول پڑھنے والوں کو بشارت:

معاشرے میں کمزور، فقراء اور دعوت کا کام کرنے والے، صفوں اور مصلوں کو بیٹھ پر قال اللہ وقال الرسول پڑھنے وپڑھانے والوں کی وجہ سے اللہ کی مدد اترتی، رزق دیا جاتا اور دعا قبول کی جاتی ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

لَقَدْ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ، قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الكَعْبَيْنِ، فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ، كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ

''میں نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا، ان میں کوئی ایسا نہیں تھا جس کے پاس پوری چادر ہو، تہبند ہوتا تھا یا رات کو اوڑھنے کا کپڑا، جنہیں وہ اپنی گردنوں سے باندھ لیتے تھے۔ یہ چادر کسی کی آدھی پنڈلی تک آجاتی اور کسی کے ٹخنوں تک ہوتی۔ یہ حضرات اپنے کپڑوں کو ہاتھوں سے تھامے رکھتے اس اندیشے کے پیش نظر کہ مبادا ستر کھل جائے۔''

صحيح البخاری: 442

......سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کا مقام اور کمزوروں کی وجہ سے مدد:

اسلام کی پاکیزہ تعلیمات پر قربان جائیں کہ قوم، قبیلہ، خاندان اور رنگ ونسل سے بالاتر صرف تقویٰ اور خوف الٰہی کو عزت وتکریم کا درجہ دیا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

دیکھئے! سیدنا مصعب بن سعد تابعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ (میرے والد) سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے بارہ میں یہ گمان کیا کہ وہ اس شخص سے افضل ہیں جو ان سے کمتر ہے۔ (یعنی ضعیف و ناتواں شخص یا فقیر و مفلس) چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کا یہ گمان ختم کرنے اور دوسروں کو آگاہ کرنے کے لیے) فرمایا:

((هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَائِكُمْ))

''تمہاری جو کچھ مدد کی جاتی ہے اور تمھیں جو رزق دیا جاتا ہے وہ تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے ہے۔''

صحیح البخاری:2896

......شرح الحدیث:

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو اپنی دولت مندی، شجاعت اور تیراندازی میں مہارت کی وجہ سے دل میں خیال آیا کہ وہ دوسروں سے برتر ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں عاجزی اور تواضع اختیار کرنے کی ترغیب دی اور انھیں بتایا کہ انھی نیک فطرت اور پریشان حال لوگوں کی دعاؤں سے تمھیں مدد ملتی ہے اور انھی کی برکت سے تمھیں رزق میسر آتا ہے کیونکہ ان کی عبادت میں اخلاص اور ان کی دعاؤں میں خشوع ہوتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ہرقل نے پوچھا:

أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ، فَزَعَمْتَ ضُعَفَاءَ هُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ

''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھ کو سیدنا ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ مجھ سے قیصر (شاہِ روم) نے کہا کہ میں نے تم سے پوچھا کہ امیر لوگوں نے اس (نبی اکرم) کی پیروی کی ہے یا کمزور غریب طبقہ والوں نے؟ تم نے بتایا کہ کمزور غریب طبقے نے (ان کی اتباع کی ہے) اور انبیاء کا پیروکار یہی طبقہ ہوتا ہے۔''

صحیح البخاری، قبل الحدیث:2896

نادار لوگوں کے حق کی خصوصی رعایت

......کمزور لوگوں کا ساتھ دینے کا حکم:

کمزور، لاچار اور نادار لوگ کسی خاص شکل وصورت کے نام و القاب نہیں ہیں بلکہ یہ ضرورت مند کمزور لوگوں کی نشاندہی کے الفاظ ہیں، جو اپنے کمزوری کو دور کرنے کی قدرت و طاقت نہیں رکھتے۔ جیسے فقراء، مساکین، اپاہج، اجنبی مسافر، مظلوم، قیدی، غلام، یتیم، بیوہ خواتین اور ہر طرح کا حاجت مند انسان اس معنیٰ کو شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کمزور مسلمانوں کی مدد کرنے، حمایت کرنے اور ان کا ساتھ دینے کے بارے خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیتے ہوئے فرمایا:

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ﴾ [الكهف:28]

''اور اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روکے رکھ جو اپنے رب کو پہلے اور پچھلے پہر پکارتے ہیں، اس کا چہرہ چاہتے ہیں اور تیری آنکھیں ان سے آگے نہ بڑھیں۔''

......کمزوروں کی وجہ سے نماز میں تخفیف:

رسول اللہ ﷺ نے تو نماز میں کمزور، بیمار اور ضعیف لوگوں کی حالت کو مدنظر رکھنے کا حکم دیتے ہوئے نماز ہلکی اور مختصر کرنے کا حکم دیا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَمَّ أَحَدُكُمُ النَّاسَ ، فَلْيُخَفِّفْ ، فَإِنَّ فِيهِمُ الصَّغِيرَ ، وَالْكَبِيرَ ، وَالضَّعِيفَ ، وَالْمَرِيضَ))

''جب تم میں سے کوئی فرد لوگوں کی امامت کرائے تو وہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ ان (نمازیوں) میں بچے، بوڑھے، کمزور اور بیمار بھی ہوتے ہیں اور جب اکیلا پڑھے تو جیسے چاہے پڑھے۔''

صحيح مسلم: 467

......سوسائٹی میں دو کمزوروں کے حق کا تاکیدی حکم:

معاشرے میں عام طور پر یتیم بچے اور عورت اپنی ضروریات کے سلسلے میں اپنے سرپرست کے محتاج ہوتے ہیں۔ جس طرح بچہ اپنے باپ سے ضد یا ناز کے ساتھ اپنی بات منوا لیتا ہے، اس طرح ضروری ہے کہ یتیم کی ضروریات پوری کی جائیں۔

عورت اخلاقی، قانونی اور شرعی طور پر اپنے خاوند کے ماتحت ہے۔ بسا اوقات وہ اپنے بچوں کی خاطر مجبور ہوتے ہوئے بھی اپنے خاوند کے گھر رہتی ہے، لہٰذا خاوند کو چاہیے کہ وہ اس کی کمزوری سے ناجائز فائدہ نہ اٹھانے اور اس کے حقوق بہتر انداز سے ادا کرے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اللّٰهُمَّ إِنِّى أُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ: الْيَتِيمِ ، وَالْمَرْأَةِ))

''اے اللہ! میں (لوگوں کو) دو کمزوروں یتیم اور عورت، کی حق تلفی کرنا (تاکید کیساتھ) حرام ٹھہراتا ہوں۔''

[حسن] سنن ابن ماجه: 3678

......وراثت میں یتیم بچوں کی رعایت:

انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے اندر خدمت خلق اور کمزور و نادار لوگوں کی خدمت کا جذبہ پیدا کرے، وہ اپنے وجود سے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

متعلق کمزوریوں کو مدنظر رکھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا﴾ [النساء:9]

''اور لازم ہے کہ وہ لوگ ڈریں جو اپنے پیچھے اگر کمزور اولاد چھوڑتے تو ان کے متعلق ڈرتے، پس لازم ہے کہ وہ اللہ سے ڈریں اور سیدھی بات کہیں۔''

......یتیم، بیوہ اور نادار کی کفالت کرنے کی فضیلت:

اسی طرح معاشرے میں کمزور و نادار، مسکین اور بیوہ عورتوں کی مدد کرنے والے کو مجاہد، روزے دار اور رات بھر قیام کرنے والے کی مثال دے کر بیان کیا گیا ہے۔

سیدنا صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((السَّاعِي عَلَى الأَرْمَلَةِ وَالمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ:كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ))

''بیواؤں اور مساکین کے لیے بھاگ دوڑ کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے یا وہ اس شخص کی طرح ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے۔''

صحیح البخاری:6006

......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ، کمزوروں کی مدد میں:

امت کے متحد ہونے اور ایک دوسرے کی مدد گار بننے اور اس کے رزق اور اعمال میں برکت کے لیے ایک عمل ہے کہ یہ امت معاشرے کے نادار طبقہ کی مدد کرے، بہتر سلوک کرے اور ان کے ساتھ انصاف کرے۔ ان تمام باتوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک فرمان میں جمع فرما دیا ہے۔

سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اُبْغُونِيْ فِي ضُعفائِكم؛ فإنما تُرزَقُون وتُنصَرون بضُعفَائِكِم))

''میرے لیے ضعفاء اور کمزور لوگوں کو تلاش کرو، تم لوگ اپنے کمزور لوگوں ہی کے ذریعے سے رزق دیے جاتے اور مدد کیے جاتے ہو۔''

[صحیح] سنن ابو داود:2594

......شرح الحدیث:

اس حدیث میں دو مقام قابل غور ہیں، مجھے کمزوروں میں تلاش کرو، کہ تمھیں رزق اور مدد انھی کی وجہ سے ملتا ہے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اس حدیث کی شرح وبسط اہل علم نے کافی فرمائی ہے، جن میں سے دو پہلو درج ذیل ہیں:

پہلا مفہوم:

میری محبت، میرا قرب، میری رضا وخوشنودی، اپنے کمزور لوگوں میں تلاش کرو۔

یعنی ان کے احوال کی خبر لو اور ان کے معاملات کا اہتمام کرو۔ ان کے حقوق کی حفاظت کرو۔ ان کے ساتھ ہمیشہ اچھے قول فعل سے پیش آ ؤ۔ ان کے دلوں کو حوصلہ دو۔

مسلمانو! تمھارے نبی کا کردار تو یہ تھا کہ وہ لوگوں کا بوجھ اٹھاتے تھے، ضرورت مند کو کما کر دیتے تھے، اور مصیبت و تنگی میں لوگوں کی مدد کرتے تھے۔ آپ بذات خود کمزور کے پاس آتے، مریضوں کی عیادت کرتے، فوت شدگان کے جنازوں میں شرکت فرماتے، آپ یتیموں کی بہار، بیواؤں کی عصمت کے محافظ تھے۔

گویا تلاش کرنے کا مطلب نبوی نمونہ، اسوۂ حسنہ اور آپ کا کردار ہے کہ معاشرے کے کمزور لوگوں سے کیسا رحیمانہ اور بہترین حسن سلوک فرماتے تھے۔

دوسرا مفہوم:

جہاد، مسلمانوں کی اعانت، اور رزق وکسب کے معاملے میں عاجز اور کمزور لوگوں کی اہانت کرنا قطعاً جائز نہیں۔ کیوں کہ کمزور اور نادار لوگوں کی وجہ سے جنگ میں مدد اور رزق میں فراوانی حاصل ہوتی ہے۔

حدیث کا دوسرا حصہ ہے:

((فإنما تُرزَقُون وتُنصَرون بضُعفائِكم))

اور دوسری روایت میں ہے:

((وهل تُرزَقُون وتُنصَرون إلا بضُعفائِكم))

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس روایت کے لیے یہ باب باندھا ہے: باب من استعان بالضعفاء والصالحين في الحروب

ضعیف و نادار مال کی طرف مائل نہیں ہوتے اور یقین رکھتے ہیں کہ مدد اور رزق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور وہ عجز وانکساری کی انتہا پر ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کے دل انتہائی نرم اور ان کی پوری توجہ اللہ کی طرف ہوتی ہے اور ان کا اللہ پر کامل یقین ہوتا ہے اور وہ صرف اللہ سے امید رکھتے ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنی مدد اور رزق کو اتارتا ہے جس پر طاقتور لوگ قدرت نہیں رکھتے۔ بلکہ طاقتور لوگوں پر اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے مدد، رزق، صلاح، اطمینان اور برکات نازل فرماتا ہے، جن کا تصور ان کے قلوب واذہان میں بھی نہیں ہوتا۔

لوگ ظاہری اسباب، قوت وشجاعت، رزق کمانے کی ظاہری قدرت کا مشاہدہ کرتے ہیں جب کہ یہ نظر کا دھوکا اور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

معاملات کو ان کے حقائق سے ہٹ کر دیکھتے ہیں۔ کیوں کہ قوی ترین اسباب معنوی ہیں، مثلاً: اللہ تعالیٰ پر توکل، مکمل اعتماد اور اس سے سچی طلب کا پایا جانا ہے اور یہ ساری صفات کمزور اور نادار لوگوں میں بدرجہ اتم موجود ہوتی ہیں۔

......نادار، بے سہارا اور کمزوروں کی مدد سے مت اکتائیں:

کمزور و نادار لوگوں کی مدد کا جذبہ بیدار کرنے والا ان کی خدمت کے لیے کمر بستہ ہو جانے والا، ان کی ضروریات زندگی پوری کرنے والا، ان کے معاملات میں ان کی مدد کرنے والا۔ ان پر تنگی سختی اور ظلم سے گریز کرنے والا جو شخص بھی ایسا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے وافر رزق عطا فرماتا ہے، اس کی مدد و تائید اور حفاظت فرماتا ہے اور اس کی تمام معاملات میں صحیح رہنمائی فرماتا ہے اس پر اپنی برکات نازل فرماتا ہے اور اپنے فضل سے انھیں زیادہ عطاء فرماتا ہے

کمزور و نادار لوگ امت پر بوجھ نہیں بلکہ امت کی عزت قوت نصرت وخوشحالی کا سبب ہیں۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ [الأنعام:52]

''اور ان لوگوں کو دور نہ ہٹا جو اپنے رب کو پہلے اور پچھلے پہر پکارتے ہیں، اس کا چہرہ چاہتے ہیں، تجھ پر ان کے حساب میں سے کچھ نہیں اور نہ تیرے حساب میں سے ان پر کچھ ہے کہ تو انھیں دور ہٹا دے، پس تو ظالموں میں سے ہو جائے۔''

مدد کیوں نہیں اتر رہی؟

......امت کے لیے مدد کیوں نہیں اتر رہی ہے:

کمزور اور لاچار افراد خواہ یتیم ہو، بیوہ ہو، فقیر ہو یا مسکین ہو، معاشرے کے نچلے طبقے کے لوگ ہوتے ہیں،

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا قُدِّسَتْ أُمَّةٌ لَا يُعْطَى الضَّعِيفُ فِيهَا حَقَّهُ غَيرَ مُتَعْتَعٍ))

''وہ قوم پاک نہیں ہوتی جس میں کمزور کو پریشان کیے بغیر اس کا حق نہ دیا جائے۔''

[اسنادہ صحیح] مسند ابی یعلیٰ الموصلی، حدیث:1091

......معاشرے کے لاچار افراد بھی ہمارے بھائی ہیں:

اسلام باہمی اتحاد اور اجتماعیت کا درس دینے کے ساتھ ہمیں ایک دوسرے کی عزت وتکریم کا بھی درس دیتا ہے،

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اسلامی اخوت کا یہی رنگ اور امتیازی سلوک ہے کہ اس کے ماننے والے بھائی بھائی ہیں۔

اس حوالے سے سوچیں کہ نادار، کمزور لوگ اور بے سہارا افراد بھی ہمارے مسلمان بھائی ہیں۔ لہٰذا کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی ہتک کرے، ناحق مال کھائے اور ظلم وستم سے کام لے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ))

''کسی آدمی کے برے ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔''

صحیح مسلم: 2564

غور کیجئے! جب نبی کریم ﷺ عام مسلمان کے بارے میں اتنے حساس ہیں تو ضعیف و نادار کے بارے میں آپ کی حساسیت کا عالم کیا ہوگا، مزید ایک حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ))

''مسلمان (دوسرے) مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے بے یارو مددگار چھوڑتا ہے اور نہ اس کی تحقیر کرتا ہے۔''

صحیح مسلم: 2564

......کمزور اہل جنت اور متکبر اہل جہنم کی نشانی:

حدیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل جنت زیادہ تر مستجاب الدعوات ہوتے ہیں، وہ اگرچہ بظاہر ناتواں، کمزور اور غیر مشہور ہوتے ہیں اور لوگوں کے ہاں ان کی کوئی ٹھاٹھ باٹھ نہیں ہوتی، مگر ان کے دل محبت الٰہی سے سرشار ہوتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ سے دعا کریں یا کسی کام کی قسم اٹھا لیں تو اللہ تعالیٰ ان کی لاج رکھتے ہوئے وہ کام ضرور کر دیتا اور ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت سے نوازتا ہے۔ اس کے برعکس جہنمی لوگ متکبر، تند مزاج اور سخت گیر ہوتے ہیں، دنیا میں دوسروں پر ظلم کرنے والے اور مخلوق خدا کو تنگ کرنے والے ہوتے ہیں۔

سیدنا حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے:

((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ: كُلُّ عُتُلٍّ، جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ))

''کیا میں تمہیں اہل جنت کی خبر نہ دوں؟ وہ دیکھنے میں کمزور و ناتواں لیکن اگر کسی بات پر قسم اٹھا لے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور پورا کر دیتا ہے۔ اور کیا میں تمہیں اہل جہنم کی خبر نہ دوں؟ وہ سخت مزاج، بدخو اور تکبر کرنے

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

والا ہے۔‘‘

صحیح البخاری: 4918

مزید ایک حدیث میں وضاحت بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((رُبَّ أَشْعَثَ ، مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ))

’’بہت سے غبار میں اٹے ہوئے (غریب الوطن، مسافر) بکھرے ہوئے بالوں والے، دروازوں سے دھتکار دیے جانے والے لوگ ایسے ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی اللہ تعالیٰ پر (اعتماد کرکے) قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری کر دیتا ہے۔‘‘

صحیح مسلم: 2622

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں معاشرے کے نادار، کمزور اور دعوت دین کے لیے وقف لوگوں کے حقوق ادا کرنے، ان کے ساتھ محبت کرنے، ان کا تعاون کرنے اور ان کی حمایت کرنے کی فکر و توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللهم أعِزَّ الإسلام والمسلمين، اللهم أعِزَّ الإسلام والمسلمين، اللهم أعِزَّ الإسلام والمسلمين، وأذلَّ الشرك والمُشركين، واخذُل الطغاةَ والملاحِدَة، وسائرَ أعداءِ المِلَّة والدين۔

تاثرات اور مشورہ کے لیے	خطبہ حاصل کرنے کے لیے (واٹس ایپ)	خطبہ رائٹر
حافظ شفیق الرحمن زاھد (مدیر)	03034125519	حافظ تنویر الاسلام
03015989211	03014843312	03424449009

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com